سوال

(418)جسے طلوع فجر سے پہلے طہر کا یقین ہوجائے وہ روزہ رکھے اگرچہ غسل بعد میں کرے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر حائضہ عورت قبل از فجر پاک ہوجائے مگروہ غسل طلوع فجر کے بعد کرے، تواس کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا روزہ صحیح ہے بشرطیکہ طلوع فجر سے قبل اسے طہر کا یقین ہوجائے اس بارے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ اسے طہر کا یقین ہو کیونکہ بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ طاہر ہوگئی ہیں، حالانکہ وہ طاہر نہیں ہوتیں، اسی‌لیے عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس روئی بھیجتیں اورانہیں طاہر ہونے کی علامت دکھاتیں، تو آپ ان سے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو حتی کہ سفید پانی دیکھ لو، لہذا عورت کو اچھی طرح یقین کرلینا چاہیے کہ وہ پاک ہوگئی ہے۔ جب پاک ہوجائے تو وہ روزے کی نیت کرلے، غسل خواہ طلوع فجر کے بعد کرے لیکن اسے غسل بھی جلدی کرلینا چاہیے تاکہ نماز فجر بروقت ادا کرسکے۔

ہمیں معلوم ہوا کہ بعض عورتیں بعد از طلوع فجر یا قبل از طلوع فجر پاک ہوجاتی ہیں مگر غسل طلوع آفتاب کے بعد تک موٴخر کردیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ دن کی روشنی میں ایسا غسل کرنا چاہتی ہیں، جو زیادہ کامل زیادہ صاف اور زیادہ طاہر ہو لیکن یہ بات غلط ہے، خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان کیونکہ اس کے‌لیے واجب ہے کہ جلد غسل کرے تاکہ نماز فجر وقت پر ادا کرسکے۔ نماز ادا کرنے کے‌لیے وہ غسل واجب پر اکتفا کرے اور اگر طلوع آفتاب کے بعد مزید طہارت ونظافت کے‌لیے تو وہ دوبارہ غسل کرنا چاہے، تواس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حائضہ عورت کی طرح اگر جنبی عورت بھی طلوع فجر کے بعد غسل کرے، تواس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا روزہ صحیح ہوگا۔ اسی طرح مرد بھی اگر غسل جنابت طلوع فجر کے بعد کرے اور وہ روزہ دار ہو تواس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ آپ بیوی کے ساتھ مقاربت کی وجہ سے حالت جنابت میں ہوتے تو روزہ رکھ لیتے اور غسل طلوع فجر کے بعد فرماتے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ388

محدث فتویٰ